سوموار | 25-اگست 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 187 | سوموار 21 ربیع الثانی۔ 1418ھ 25 ظہور 1376ہش 25 اگست 1997ء

خدا رسیدہ انسان خالصتہً للہ نیکی کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کے درجہ سے بھی آگے بڑھو اور ایتاءِ ذی القربیٰ کے مرتبہ تک ترقی کرو۔ اور خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع و خدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کرو۔ تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو کہ اس میں تصنع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو (-) خدا رسیدہ اور اعلیٰ ترقیات پر پہنچے ہوئے انسان کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کی نیکی خالصتہً للہ ہوتی ہے۔ اور اس کے دل میں خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کے واسطے دعا کی جاوے یا اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔ نیکی محض اس جوش کے تقاضے سے کرتا ہے جو ہمدردی بنی نوع انسان کے واسطے اس کے دل میں رکھا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 664)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس زمانہ میں مذہب کے نام سے بڑی نفرت ظاہر کی جاتی ہے اور مذہب حقہ کی طرف آنا' تو گویا موت کے منہ میں جانا ہے۔ مذہب حق وہ ہے جس پر باطنی (دینی احکام) بھی شہادت دے اٹھے۔ مثلاً ہم دین حق کے اصول توحید کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی حقانی تعلیم ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں توحید کی تعلیم ہے اور نظارہ قدرت بھی اس پر شہادت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو متفرق پیدا کر کے وحدت ہی کی طرف کھینچا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحدت ہی منظور تھی۔ پانی کا ایک قطرہ اگر چھوڑیں۔ تو وہ گول ہو گا۔ چاند' سورج سب اجرام فلکی گول ہیں اور کرویت وحدت کو چاہتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 219)

اس یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ضرور سنے اور قبول کرے گا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان اپنے اعمال میں پاکیزگی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کے ہر ایک حکم کو بجالائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جس سے انسان خوش ہوتا ہے اس کو انعام دیتا ہے اسی طرح جس پر خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اسی پر انعام کرتا ہے۔ اس طریق کو سنکر بعض لوگ کہہ دیں گے کہ یہ تو ایک بڑی بات ہے ہمیں پہلے اپنے اعمال کی درستی کے لئے ہی دعا کی ضرورت ہے کیونکہ دعا تو تب قبول ہو گی۔ جبکہ اعمال درست ہوں گے اور اعمال اس وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ خدا تعالیٰ ہماری دستگیری نہ کرے اس لئے کوئی ایسی بات بتاؤ۔ جس پر عمل کرنے سے ہمارے جیسے کمزور ایمان اور کمزور اعمال والے انسانوں کی دعائیں بھی قبولیت کا شرف حاصل کر سکیں۔ کیونکہ ہم کو بہ نسبت دوسروں کے بہت زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہمارے اعمال دعا کے ذریعہ درست اور مضبوط ہوں اور ہمیں کامل ایمان حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ اس کے لئے میں آج چند ایسی باتیں بھی بیان کرتا ہوں جن کو ہر ابتدائی حالت والا انسان عمل میں لا سکتا ہے اور گو وہ معمولی نظر آتی ہیں لیکن درحقیقت بہت بڑی ہیں اور ان سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک بات تو وہ ہے جو گذشتہ خطبہ میں میں نے بتائی تھی۔ کہ انسان دعا کرتے ہوئے اس بات پر کامل ایمان رکھے کہ میں خدا کے حضور سے کبھی ناامید نہیں ہوں گا۔ اور کبھی تہی دست نہیں پھروں گا۔ لیکن اگر کوئی انسان دعا تو کرتا ہے مگر اس کا دل کہتا ہے کہ تیری دعا قبول نہیں ہو گی تو واقعہ میں اس کی دعا قبول نہیں ہو گی۔ اس لئے ہر ایک انسان اس یقین سے دعا مانگے کہ خدا تعالیٰ ضرور سنے گا اور قبول کرے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم انسانوں میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے جو پیارے ہوتے ہیں ان سے جو نیک سلوک کرتا ہے وہ بھی انکی نظروں میں پیارا معلوم دینے لگ جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی ایک بچہ کو ہلاکت سے بچائے تو اس بچہ کے ماں باپ اس کے شکر گزار ہوں گے اور اسے یہ نہیں کہیں گے کہ تو نے بچہ کو بچایا ہے نہ کہ ہم کو کہ ہم تیرے مشکور ہوں۔ تو یہ محبت کا تقاضا ہے کہ جو چیز کسی کی محبوب ہوتی ہے تو جب اس کو کوئی فائدہ پہنچائے یا اس کی نسبت کوئی اچھی بات کہے تو محب کے دل میں اس کی بھی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی گر دعا میں بھی انسان استعمال کر سکتا ہے۔

(از خطبہ 28 جولائی 1916ء)

یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کا ہے جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذت مکدر ہو جاتا ہے۔ اور پھر لذت نہیں رہتی۔ مثلاً ناحق گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق (عبادت) جاتا رہتا ہے۔ اخلاق قوی کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے۔ جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آ جاوے گا۔ پس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ انس اور ذوق جو (عبادت) میں آتا تھا وہ جاتا رہتا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حال کراچی کو اللہ تعالیٰ نے 5 اگست 1997ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچے کا نام وقاص احمد عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم میجر سید سعید احمد صاحب آف لاہور اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (وفات یافتہ) بنت حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب کا پوتا اور حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک لائق اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم چوہدری محمد افتخار احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد ناصر آباد شرقی لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم عامر افتخار (جرمنی) کو پہلے بیٹے کے بعد 2۔ جولائی 1997ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ اور نام اثمارہ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب (وفات یافتہ) دارالرحمت غربی کی پڑپوتی ہے نیز محترم چوہدری بشارت احمد صاحب باجوہ (جرمنی) کی نواسی ہے۔ اسی طرح میرے دوسرے بیٹے عزیزم حافظ خالد افتخار مربی سلسلہ کو 28۔ جولائی 1997ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو محترم چوہدری فرزند علی صاحب (وفات یافتہ) کا پڑپوتا اور محترم چوہدری عبدالحمید صاحب (راہ مولا میں قربان ہونے والے) سابق صدر محراب پور سندھ کا نواسہ ہے۔ جس کا نام عماز خالد تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نیک باعمر سعادتمند بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری محمد انعام اللہ صاحب لاہور آف ملتان چھاؤنی مورخہ 19۔ اگست 1997ء کی صبح ماڈل ٹاؤن لاہور میں قضائے الٰہی وفات پا گئے۔

آپ حضرت بابو محمد اکبر علی صاحب آف سٹار ہوزری قادیان کے فرزند تھے جو بانی سلسلہ عالیہ کے رفیق تھے۔

آپ کا جنازہ مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں امانتاً تدفین ہوئی۔ بوقت تدفین مکرم میجر جنرل (ریٹائرڈ) ناصر احمد صاحب صدر ماڈل ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ تمام احباب سے ان کی بلندی درجات کی دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

25- ظہور 1376 ھش 25- اگست 1997ء

بیج بو کر بھول نہ جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گذشتہ روز اپنے خطبہ میں جو جرمنی کے شہر برلن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ نومبایعین کے لئے اہم نصائح ارشاد فرمائیں۔ حضرت صاحب کے یہ ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعض نصائح کی تشریح میں تھے۔ اور حضرت صاحب نے یہ اہم بات بیان فرمائی کہ حضرت بانی سلسلہ کے یہ ارشادات یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے آج کے نومبایعین کو سامنے رکھ کر بیان فرمائے گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے جو ایک نمایاں ترین رحمت عطا ہوئی ہے اور جس سے باقی ساری دنیا یکسر محروم ہے وہ جماعت کو ایک واجب الاطاعت امام کی قیادت میسر ہونا ہے۔ حضرت امام جماعت ہر موقع پر جماعت کی بروقت رہنمائی فرماتے ہیں۔ اور عین ضرورت کے وقت جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کے بارے میں جماعت کو متوجہ فرماتے رہتے ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا ایسا عظیم فضل ہے جس کا شکر جماعت کے ہر فرد کو ہر وقت ادا کرتے رہنا چاہئے۔ اس کا عملی طریق یہ بھی ہے کہ ہم حضرت صاحب کی صحت و سلامتی اور آپ کے جملہ منصوبوں اور سکیموں میں کامیابی اور کامرانی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ یہ دعائیں ہر احمدی کی روزانہ دعاؤں کا ایک حصہ ہونی چاہئیں۔

حضرت صاحب نے نومبایعین کے لئے جو نصائح فرمائی ہیں وہ نومبایعین تک پہنچانی ضروری ہیں۔ حضرت صاحب کے ارشادات کی اولین مخاطب تو جرمنی کی جماعت تھی لیکن درحقیقت آپ کے ارشادات دنیا کے ہر کونے میں موجود احمدی افراد کے لئے یکساں اہمیت کے حامل ہیں۔ جماعت احمدیہ نے اللہ کے فضل سے اس سال تیس لاکھ افراد کو جماعت میں داخل کرنے کی کامیابی حاصل کی ہے۔ لیکن اگر جماعت کے داعیان الی اللہ ان نومبایعین کی تربیت سے غافل رہے تو یہ ایک ناقابل معافی کوتاہی ہوگی۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کے حوالے سے جو باتیں بیان فرمائی ہیں ان میں ایک اہم بات یہ ہے کہ بیج بونے کے بعد اس عظیم نیکی کو بھول نہ جائیں۔ اور جس طرح ایک ہوشیار اور سمجھدار زمیندار بیج بو کر اس کی مسلسل اور متواتر نگہداشت کرتا ہے اسی طرح ان نئے بیجوں یعنی نومبایعین کو بار آور کرنے کے لئے مسلسل محنت اور نگرانی کی ضرورت ہے۔ افریقہ ہو یا ہندوستان یا دنیا کا کوئی اور علاقہ جہاں جہاں بھی اللہ نے نومبایعین عطا کئے ہیں وہاں وہاں ان کی تربیت اور اصلاح بھی ہر احمدی داعی الی اللہ کا فریضہ ہے۔ اس فریضہ سے غافل ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جانا چاہئے۔

درحقیقت اگر غور کیا جائے تو شاید کسی بیعت کا حاصل کرنا اتنا مشکل کام نہیں ہوتا جتنا نومبائع کی تربیت کرنا اور اسے احمدیت پر پوری مضبوطی اور قوت سے کھڑا کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے جہاں بھی نیکی کا بیج بویا جائے وہاں شیطان ضرور حرکت کرتا ہے۔ اس حرکت کے سدباب کے لئے بھی اسی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا جانا لازمی ہے جس محنت اور کوشش سے روحانیت اور نیکی کا یہ بیج بویا گیا ہے۔ اگرچہ نومبایعین کی تربیت کے لئے الگ سیکرٹریان کا تقرر بھی کیا جا رہا ہے۔ لیکن عملی تجربہ یہ بتاتا ہے کہ نومبایعین کی تربیت کا کام بھی انہی داعیان الی اللہ کے ذریعے ممکن ہوتا ہے جنہوں نے بیعتیں حاصل کی ہیں۔ کیونکہ نومبایعین کا اصل رابطہ انہی داعیان سے ہوتا ہے۔ انہی کے ذریعے سے نیکی کا یہ بیج ایک تناور اور مضبوط درخت کی شکل اختیار کر سکتا ہے اور مزید بیجوں کے بوئے جانے کا سبب بن سکتا ہے۔

حضرت صاحب کے یہ ارشادات نومبایعین تک تبھی پوری کامیابی سے پہنچائے جاسکتے ہیں جب بیج بونے والے اپنے لگائے ہوئے پودوں کی حفاظت سے غافل نہ ہوں اور ان نئے پودوں اور نئے بیجوں کی تربیت و اصلاح کا کام مسلسل جاری رکھا جائے۔

دنیا بھر میں حضرت صاحب کے ارشادات کے نتیجے میں دعوت الی اللہ کی جو رو پیدا ہوئی اور جس نے غیر معمولی کامیابیاں حاصل کی ہیں اب ان کامیابیوں کو مستحکم کرنے کا وقت ہے۔ ہر داعی الی اللہ کو یہ بات اپنے دل پر لکھ لینی چاہئے کہ صرف دعوت الی اللہ کر کے اور کامیابی حاصل کر کے بھول نہیں جانا بلکہ اپنی کامیابی کو قوت عطا کرنا بھی ان ہی کے فرض منصبی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ یہ دونوں باتیں یعنی دعوت الی اللہ کرنا اور نومبایعین کی تربیت و اصلاح ایک دوسرے سے اس طرح جڑی ہوئی ہیں کہ ان کو علیحدہ کرنے کا خیال اپنی ہی محنت کو اپنے ہاتھ سے مٹی میں ملانے والی بات ہے۔

1993ء سے یعنی جب سے عالمی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا ہے اب تک نومبایعین کی تعداد 60 لاکھ ہو چکی ہے۔ اور کوئی دم میں یہ تعداد ایک کروڑ تک پہنچنے والی ہے۔ یعنی سو سال سے جتنی جماعت بنی تھی اتنی ہی نئی جماعت پیدا ہو چکی ہے۔ اتنی عظیم کامیابی اگر ہم نے اپنی سستی سے مضبوط اور مستحکم نہ کی تو ہم سے زیادہ نادان اور ناسمجھ اور کوئی نہ ہوگا۔ اور کوئی صاحب ایمان ایسی ہولناک غلطی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

حضرت صاحب نے نومبایعین کی تربیت کے ضمن میں ایک نہایت کار آمد نصیحت یہ فرمائی ہے کہ اگر بیج بو کر صرف دعائیں کرتے رہے اور عملی قدم کوئی نہ اٹھایا تو یہ دعا قبول ہونے کی امید کرتے رہنا نادانی ہوگی۔ حضرت صاحب کا بیان کردہ یہ جملہ آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہے کہ 'اگر محنت کے ساتھ دعا نہ ہو اور دعا کے ساتھ محنت نہ ہو تو کبھی کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ یہ وہ اصول ہے جو دنیاوی میدان میں بھی اسی طرح اہمیت رکھتا ہے جس طرح دینی امور میں۔ اس جملے کو ہر داعی الی اللہ بار بار دوہراتا رہے اور اپنے دل پر نقش کر لے۔ کہ محنت کے ساتھ دعا اور دعا کے ساتھ محنت یہ دونوں باتیں باہم پوری قوت کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ یہ آنے والے انقلاب کی بنیادی اینٹ ہے۔ یہ انقلاب اب نظروں کے سامنے ہے۔ اب یہ ایسی بات نہیں ہے جس کے پورے ہونے کے لئے مستقبل کا انتظار کیا جائے بلکہ یہ انقلاب اب ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ فتوحات کا دور شروع ہو چکا ہے۔ ابھی تک حاصل ہونے والی فتوحات کو اگر پوری توجہ سے مستحکم کیا جائے تو آنے والی مزید عظیم کامیابیاں اتنی بڑی اور ایسی زبردست ہونگی کہ آج کی کامیابیاں ان کے مقابل پر بہت معمولی نظر آئیں گی۔ مگر اس کے لئے ہمیں آج کی فتوحات کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔

آج جو بنیادیں اٹھائی جا رہی ہیں ان پر بلند و بالا عمارات نے تعمیر ہونا ہے۔ اگر یہ بنیادیں کمزور ہوئیں تو مستقبل میں تعمیر ہونے والی عظیم الشان عمارات کا بوجھ کس طرح اٹھا سکیں گی۔ کوئی معمار ایسی غلطی نہیں کر سکتا۔ کوئی زمیندار بیج بو کر گھر میں سو نہیں رہتا۔ چھوٹے چھوٹے پودوں کو باد سموم کے جھکڑوں سے بچانے کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ ان کو جانوروں کی خوراک بننے سے بچانے کے لئے تربیت و اصلاح کے مضبوط جنگلے لگانے کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ان کو بروقت پانی دینے کی ضرورت ہے۔ اور آج جو آسمانی پانی نازل ہو چکا ہے وہ ان پودوں تک باقاعدگی اور تسلسل سے پہنچنا چاہئے۔ یہ آسمانی پانی عین ضرورت کے وقت اترا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد ہے کہ ؎

میں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر داعی الی اللہ کو اپنی اس نئی ذمہ داری کو سمجھنے اور اس کو بھرپور توجہ کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ ہم اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے والے' اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا تسلسل قائم رکھنے والے ثابت ہو سکیں۔ اے خدا ہماری مدد کر۔ آمین۔

کچھ نہیں ہیں روز و شب کچھ بھی نہیں شام و سحر
وقت تو ہے اک اکائی اور ہے محوِ سفر
لمحہ لمحہ یوں گزرتا جا رہا ہے جس طرح
بلبلہ موج رواں کے سینہ خاموش پر
کیا کہیں کس سے کہیں اس آگہی کے باوجود
جانتے ہیں زندگی کو لوگ پھر بھی معتبر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

(-) مومن کی صفات کو کافر کی صفات سے کس قدر نمایاں اور ممتاز کر کے دکھایا ہے۔ حسد کے مقابل پر مومنوں کو حسد کی اجازت نہیں دی گئی۔ جبر واستبداد کے ذریعے مرتد کرنے کی مہم کے مقابل پر (کلام الٰہی) نے جبر کے ذریعہ لوگوں کو دین حق میں داخل کرنے کی مہم چلانے کی اجازت نہیں عطا فرمائی۔ فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ حسد کی وجہ سے تمہارے خلاف جبری ارتداد کی مہم جاری کی جا رہی ہے (-) تو عفو سے کام لو اور درگزر کرو (-) یہاں تک کہ اللہ اپنے امر کو غالب فرمادے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ مومن کا کام بھلائیوں کے میدان سے ہٹنا نہیں بلکہ بھلائیوں کے میدان میں قدم جمائے رکھنا ہے۔ اگر ان میدانوں سے اس کے قدم اکھڑ جائیں تو یہ اس کی شکست ہے۔ اس لئے نیکیوں کے میدان میں ثابت قدم رہنا ہی مومن کے ہتھیار ہیں۔ اگر مومن نیکیوں کے میدان میں ثابت قدمی دکھاتا ہے تو پھر دشمن کی شکست یقینی ہے کیونکہ پھر انسانی کوششوں کے ذریعہ دین کا غلبہ نہیں ہوتا بلکہ اللہ خود اپنے امر کو غالب فرماتا ہے۔ مگر اس کی شرط یہ ہے کہ مومن نیکیوں پر ثابت قدمی دکھائیں، نیکیوں پر مستقل مزاجی سے قائم رہیں عفو اور درگزر سے کام لیں اور اپنے موقف پر جم کر بیٹھ جائیں حتی یاتی اللہ بامرہ یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کو غالب کردے (-) یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

چنانچہ (کلام الٰہی) نے جہاں دور آخر میں حاسد کے حسد سے بچنے کی دعا سکھائی وہاں حاسد کے حسد کے اظہار کے طریقے بھی ہمیں بتادیئے کہ کس طرح یہ حسد ظاہر ہوگا اور کس طرح یہ حسد حق و صداقت کے انکار پر منتج ہوگا۔ خدا تعالیٰ مومنوں پر جتنے فضل نازل فرماتا چلا جائے گا اتنا ہی حاسد غیظ و غضب میں بڑھتا چلا جائے گا کہ کیوں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بڑھاتا چلا جا رہا ہے' کیوں ان پر فضل فرماتا چلا جا رہا ہے۔ حاسد کے حسد کا علاج کیا ہے عفو اور درگزر سے کام لیں انتقام سے کام نہ لیں اور کامل یقین کے ساتھ اللہ کی طرف سے فتح اور غلبہ کے آنے کا انتظار کریں اور اللہ سے دشمنان حق کے شر سے پناہ مانگتے چلے جائیں۔ یہ مضمون تو بالکل کھلا کھلا اور واضح ہے' کسی انسان کے لئے یہ بات سمجھنا مشکل نہیں کہ الٰہی جماعتوں کے خلاف ایک حسد پیدا ہو جاتا ہے جو بالآخر حسد سے زیادہ ظلم کے طریقوں پر منتج ہوتا ہے۔ لیکن حسد کا ایک حملہ ایسا بھی ہے جو مومنوں کی جماعت کے اندر شیطان کی طرف سے ان کے گھروں میں ان کی گلیوں میں اور ان کے آپس کے تعلقات کے ہر دائرہ میں ہو رہا ہوتا ہے اور انسان بسا اوقات اس سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اس لئے حسد کے حملوں کا یہ جو دوسرا پہلو ہے یہ جماعتی تربیت کے لحاظ سے بہت ضروری ہے اس کی طرف بھی جماعت کو بار بار متوجہ کیا جانا چاہئے۔

میں نے تین سال پہلے ایک خطبہ میں اسی مضمون کی طرف جماعت کو متوجہ کیا تھا۔ آج پھر (پس تو نصیحت کر۔ یقیناً نصیحت فائدہ دے گی) کی ہدایت کے تابع اس مضمون کو چھیڑا ہے۔ سو یاد رکھیں جہاں تک غیروں کے حسد کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کا جماعت سے وعدہ ہے کہ وہ دشمنوں کے شر سے جماعت کو محفوظ رکھے گا اور ان کے حسد کے باوجود مزید فضل نازل فرماتا چلا جائے گا۔ لیکن حسد کرنے والی سوسائٹی سے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں حسد کرنے والے دلوں سے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ایک مخفی جذبہ ہے اور ایسا ظالم جذبہ ہے جو شیطان کی طرح چھپ کر حملہ کرتا ہے اسی لئے (کلام الٰہی) میں حسد کا ذکر لفظ حسد کے ساتھ بہت کم ملتا ہے البتہ اس کے مظاہر کا ذکر بکثرت (کلام الٰہی) میں موجود ہے۔ اس لئے حسد کے خلاف بار بار متنبہ کرنے کی ضرورت ہے اور احباب جماعت کو یہ بات بار بار سمجھانے کی ضرورت ہے کہ اگر انہوں نے حسد کے خلاف اپنے دلوں کی اور اپنے گھروں کی حفاظت نہ کی تو حسد کی بیماری بالآخر انکار تک لے جاتی ہے کیونکہ حسد کے نتیجہ میں پھر وہ حرکتیں شروع ہو جاتی ہیں جنہیں غیروں کے ذکر میں (کلام الٰہی) نے کھول کر بتایا ہے۔ وہ سوسائٹی جو حسد کا شکار ہو جاتی ہے تو بالآخر اسی میں سے خدا اور خدا کے پیاروں کے منکرین اور نیک بندوں کی مخالفت کرنے والے پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے حسد ایک بہت ہی خطرناک زہر ہے جس کے سدباب کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اس کے بداثرات سے سوسائٹی کو بچانے کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنی چاہئے۔

میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ حسد کا جذبہ بہت سی نیکیوں کے بھیس میں کارفرما دکھائی دے رہا ہوتا ہے۔ گھروں کے معاملات میں' بہو اور ساس کے معاملات میں' بھائی بہنوں کے معاملات میں' خاوند اور بیوی کے معاملات میں' ایک خاندان کے دوسرے خاندان سے تعلقات کے معاملہ میں' تجارتوں میں نوکریوں میں غرضیکہ زندگی کا کون سا شعبہ ہے جہاں بہت سی بدیوں کے پیچھے چھپا ہوا اور کمین گاہوں میں مخفی حسد نظر نہیں آتا۔ اسی طرح جماعت کے معاملات میں بھی حسد حملہ کر رہا ہوتا ہے نیکی کے لباس میں حملہ کر رہا ہوتا ہے۔ مثلاً بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ چندوں کی توفیق عطا فرماتا ہے' وہ بڑی کثرت سے مالی قربانی کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں بعض لوگ تو بڑے انکسار کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں اور خدا کے حضور جھکتے ہیں کہ اے خدا! ہماری بھی تمنائیں پوری کر' ہمیں بھی قربانی کی توفیق بخش لیکن اس کے برعکس بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اس انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ دوسروں کی کوئی برائی نظر آئے تو وہ ان پر حملہ کریں اور بتائیں کہ اچھا مالی قربانی کرنے والے اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی کہنے لگ جاتے ہیں کہ جماعت تو بس اموال کی حرص میں مبتلا ہے۔ جو آدمی مالی قربانی کردے اس کی نیکی' نیکی سمجھی جاتی ہے جب کہ دوسری چیزوں کی طرف کسی کو پرواہ ہی کوئی نہیں' کوئی نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا۔

اب یہ دو ردعمل کتنے مختلف ہیں۔ ایک تقویٰ کا ردعمل ہے جو دراصل حسد سے مبرا نیکیوں کے حصول کی تمنا اور رشک کا ردعمل ہے۔ دوسرا (-) ردعمل ہے' چنانچہ اکثر لوگ جو تنقید کرتے ہیں (جس کو تخریبی تنقید کہتے ہیں) جب اس کی چھان بین کی جائے اور اس کا تجزیہ کیا جائے تو اس کی جڑیں لازماً حسد میں دکھائی دیں گی۔ اگر ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کی توفیق دی ہے تو جن کے پاس اموال نہیں یا جن کو مالی قربانی کی توفیق نصیب نہیں ہوئی ان کے لئے اگر وہ تقویٰ رکھتے ہوں تو سوائے اس کے کوئی راہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں' اے اللہ! ہمیں بھی توفیق عطا فرما اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والوں کی قربانیوں کو قبول فرما۔ لیکن حاسد آدمی کبھی یہ ردعمل نہیں دکھاتا۔ وہ قربانیاں کرنے والوں سے بھی جلتا ہے اور ان لوگوں سے بھی جلتا ہے جو ان قربانیوں کے نتیجہ میں ان سے محبت کرنے لگتے ہیں اور ان سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ حسد کرنے والے کو قربانی کرنے والے اور ان کی قدر کرنے والے دونوں برے لگ رہے ہوتے ہیں۔ حسد کرنے والا کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتا' کسی کو اچھا نہیں دیکھ سکتا۔ چنانچہ حاسد کی یہ بنیادی اور نمایاں صفت ہوتی ہے کہ کسی کو بھلائی پہنچے تو اس کے لئے یہ بات موجب تکلیف ہو جاتی ہے' کسی کو تکلیف پہنچے تو اس کے لئے خوشی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ پس جب مضمون بالکل برعکس ہو جائے۔ ایک سرا اونچا ہے تو دوسرا نیچا ہو جائے' ایک نیچا ہے تو دوسرا اونچا ہو جائے یہ حسد کا ہی کرشمہ ہوتا ہے جو اکثر دکھائی دیتا ہے۔

اسی طرح پھر خدا تعالیٰ سلسلہ کے بعض کارکنوں کو خدمت کی نمایاں توفیق بخشتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ آگے آجاتے ہیں' ان سے زیادہ کام لئے جاتے ہیں' ان پر زیادہ اعتماد کئے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ان باتوں کو دیکھ کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں ان سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ بظاہر ان کا ایسے کارکنان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ ان کو پیار کے خطوط لکھتے ہیں۔ ان کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوتی ہے کہ ان کی خدمت کی جائے۔ وہ یہ دعا بھی کرتے ہیں کاش! ہمیں بھی توفیق ملے' ہم بھی اسی طرح اپنی جانی قربانی پیش کریں' وقت کی قربانی کریں۔ ادھر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو حسد کی آگ میں جلتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی ہی آگ میں دن رات بھسم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں دیکھو! ان لوگوں کو بڑا آگے کیا جا رہا ہے یہ تو بڑے ریاکار لوگ ہیں۔ ان کا کام سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ چودھراہٹ اختیار کریں' سلسلہ کے کاموں میں آگے بڑھیں اور ہر چیز پر قبضہ کرلیں۔ پھر موقع کے انتظار میں رہتے ہیں۔ ان بیچاروں سے جہاں بھی کوئی غلطی ہو اس کو پکڑ لیتے ہیں اس کو پیٹتے ہیں اس کو رگڑ رگڑ کر ساری جماعت میں اس طرح مشتہر کرتے ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اس سے بڑی غلطیوں میں خود مبتلا ہوتے ہیں لیکن سلسلہ کے ایک کارکن کی چھوٹی سی غلطی بھی برداشت نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ (-) ان کے دل میں حسد ہوتا ہے۔ اس لئے ایسا شخص دوسرے کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔

چنانچہ جہاں بھی اور جب بھی کسی شخص پر خدا کا فضل نازل ہوتا ہے حاسد اس کوشش میں ہوتا ہے کہ اس کو نقصان پہنچایا جائے۔ جب اس مسئلہ کو کھول کر بیان کر دیا جائے تو بات سمجھ آنے لگ جاتی ہے لیکن جب کھول کر بیان نہ کیا جائے تو یہ حالتیں مخفی رہتی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ وہ تو بڑی اچھی ترکیب کر رہا ہے' بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے' وہ سمجھتا ہے کہ فلاں عہدہ دار ہے' فلاں امیر ہے' فلاں قائد خدام الاحمدیہ ہے' اس سے یہ حرکت ہوئی ہے تو گویا اس کا حق ہے کہ ساری دنیا میں اس کو مشتہر کرے۔ حالانکہ سننے والا یہ نہیں سوچتا کہ اگر دل میں نیکی ہو اپنے بھائی کا پیار ہو اس کی محبت ہو تو اس کی برائی سے خوش کیسے ہو سکتا ہے' پھر اس کی برائی کا ڈھنڈورا کیسے پیٹ سکتا ہے۔ اپنے بچوں سے کوئی حرکت ہو جائے تو لوگ پردے ڈالا کرتے ہیں؟ اپنے بچوں میں سے کسی کا کوئی نقص ظاہر ہو جائے تو انسان چھپانے کی کوشش کرتا ہے' اس کی تلافی مافات کی کوشش کرتا ہے چاہے معافی مانگنی پڑے چاہے کسی کے سامنے جھکنا پڑے' دوسری طرف مخفی طور پر اپنے بچوں کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب حسد کار فرما ہو تو پھر بالکل برعکس ردعمل ظاہر ہوتا ہے۔

پس اس قسم کے ناقدین تو جماعت کے لئے دوہرے نقصان کا موجب بن جاتے ہیں۔ ایک تو اس طرح کہ سادہ لوح آدمی ان کو پہچان نہیں سکتے کہ یہ کیوں ایسی حرکت کر رہے ہیں وہ صرف یہ دیکھتے ہیں کہ یہ درست ہے کہ غلطی سرزد ہوئی ہے۔ اب حاسد کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ساتھ جھوٹ بھی بولے۔ بعض حاسد ایسے ہوتے ہیں کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے صرف واقعات بیان کرتے ہیں۔ لیکن بعض واقعات کا بیان کرنا دنیا کے لئے اور جماعت کے لئے بھی شدید نقصان کا موجب بن رہا ہوتا ہے۔ وہ نفرتوں کی آگ پھیلا رہے ہوتے ہیں اور نیکیوں سے ان کی نظریں ہٹا رہے ہوتے ہیں۔ ایک شخص کی نیکیاں قابل قبول ہیں اس کی بجائے اس کی کسی برائی کو نمایاں کرکے دکھاتے ہیں اور پھر جماعت میں عدم اعتماد پھیلا دیتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں اچھا جی! یہ عہدہ دار اس طرح کے ہیں تو باقی کیوں نہ اس طرح کے ہوں گے۔ غرض حسد کی آگ ایک مخفی آگ

باقی صفحہ 4 پر

ایک اچھی بات

اپنے نفسوں کا مطالعہ کرنا چاہئے ہر ایک بدی چھوڑ دینی چاہئے اور بدی چھوڑنے کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد۔ ایم اے

خوشبو - عورت اور عبادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری دنیا میں مجھے خوشبو اور عورت پسند ہیں جبکہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال میں سے ایک خوبصورت قول ہے۔

انسان روح اور جسم کا ایک حسین امتزاج ہے۔ روح کو جب تک جسم نہ ملے اس کا اظہار نہیں ہوتا۔ جسم بغیر روح کے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ جو جسم روح کے بغیر ہو اسے خاک کے سپرد کر دیا جاتا ہے جہاں سے اس کا خمیر اٹھا تھا۔ روح اپنا جلوہ دکھانے کے لئے جسم چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نظام قدرت میں کیونکہ کسی شئے کو ثبات حاصل نہیں۔ ہر شئے متحرک ہے یا وہ ترقی کی منازل طے کر رہی ہوتی ہے یا پھر اس کا سفر تنزل کی طرف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روح کی ترقی کے لئے ایک علیحدہ نظام قائم کر رکھا ہے جس پر عمل کر کے وہ لقا کی طرف سفر طے کرتی ہے اور مادی ترقی کا نظام اس سے بالکل علیحدہ ہے۔ اس میں خدا کے اقرار کرنے والوں اور اس کے منکروں میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ جو بھی اس نظام پر عمل کرے گا۔ خواہ وہ اس کے پیدا کرنے والے کا منکر ہی کیوں نہ ہو ترقی کی منازل طے کرتا چلا جائے گا۔ لیکن اس کے باوجود مادی جسم کا روح پر اور روح کا مادی جسم پر ضرور اثر پڑتا ہے۔ عبادت گو فی الحقیقت روح بجا لا رہی ہوتی ہے مگر اس کے اظہار کے لئے مادی جسم کو ساتھ دینا پڑتا ہے۔ روح سجدہ ریز ہوتی ہے تو ساتھ جسم بھی سجدہ میں گرتا ہے۔ جسم کا روح پر اثر پڑتا ہے۔ جب انسان گناہ کی ناپاکی میں مبتلا ہوتا ہے تو روح کا قوام بگڑ جاتا ہے۔ عبادت میں مزا نہیں رہتا اور جب یہ گندہ مواد جسم سے نکل جائے تو عبادت میں ذوق اور لطف پیدا ہونے لگتا ہے اور روحانی قویٰ دوبارہ زندہ ہونے لگتے ہیں۔ جسم کا انتظام اگر اچھا نہ رہے تو روح بیکار ہو جاتی ہے۔ وہ جسم کے بغیر کسی کام کی نہیں۔ اسی لئے وہ جسم کی محتاج ہے۔ اگر جسم کا انتظام اچھا ہو تو روح کی حالت بھی اچھی ہوگی کہ روح جسم کے ساتھ ترقی کرتی ہے۔ روح کا جسم پر اثر پڑتا ہے اور جسم کا روح پر۔ جب روح غمناک ہو تو جسم پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں۔

جوں جوں روح لقائے الٰہی کی طرف بڑھتی ہے جسم پر بھی اس کا اثر دیکھنے میں آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کی پیشانی ایک خاص نور سے منور ہو جاتی ہے۔ عام انسان کی خوراک کے مقابل پر ان کی خوراک اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ اس پر ایک عام آدمی کا زندہ رہنا محال ہوتا ہے۔ روح جسم کے مقابل پر لطیف ہوتی ہے اور اتصال الٰہی حاصل کرنے کی صلاحیتیں اپنے اندر رکھتی ہے اسی لئے اسے دوام عطاء ہوا۔ جبکہ جسم کثیف اور مادہ سے تشکیل پاتا ہے۔ اس لئے ایک حد تک نشوونما پا کر پھر اس میں تحلیل کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر فنا ہو جاتا ہے۔

جہاں انسان کی روح اپنے خالق سے اتصال چاہتی ہے وہاں اس کے جسم کے بھی کچھ تقاضے ہیں جو اسی خالق نے ہر کس و ناقص میں ودیعت کئے ہوئے ہیں۔ اسے جسم کی مشین کو حرکت میں رکھنے کے لئے غذا کی صورت میں ایندھن کی ضرورت ہے۔ اس ضرورت سے کوئی نفس بھی باہر نہیں۔ وہ بھی نہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نبوت کے مقام تک لے جاتا ہے۔ اسی طرح اسے ایک ساتھی کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ ساتھی صرف بقائے نسل ہی کے لئے نہیں بلکہ اس کے اندر اٹھنے والے مختلف جذبات اور ہیجانات کی تسکین کے لئے بھی چاہئے ہوتا ہے اس کی فطرت میں جو محبت کا مادہ رکھا گیا ہے اس کے اظہار کے لئے اسے بیوی بچے' ماں باپ' عزیز اقارب لازم ہیں ورنہ وہ اس کی تسکین کہاں سے پائے گا۔ اس کے دماغی نشوونما کے لئے ایک خاص ماحول کی ضرورت پڑتی ہے۔ بچپن میں یہ ضرورت استاد کے ذریعہ پوری کی جاتی ہے جو اسے الف۔ ب پڑھنا سکھاتا ہے۔ لیکن اس کے بعد جب تک اسے یا تو تسکین یا پھر تپش کا خاص ماحول میسر نہ ہو اسے پرواز کے لئے پر نہیں لگتے۔

عورت اور خوشبو اس ماحول کو معطر رکھنے میں بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک اچھی بیوی اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی آدم کی تخلیق کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے زوج عطاء کی گئی تا کہ وہ ایک دوسرے کے لئے تسکین کا موجب ہوں۔ دونوں ایک دوسرے کے لئے لباس ہوں۔ لباس جہاں انسان کے جسم کے عیب کو ڈھانپتا ہے وہاں اس کی زینت کا بھی موجب ہوتا ہے۔ لباس سے ہی انسان کی زینت ہے۔ اگر ننگ زینت ہوتا تو تہذیب لباس کے معاملہ میں اتنی حساس نہ ہوتی اور آئے دن نت نئے ڈیزائن کبھی جنم نہ لیتے۔ پھر لباس ہی ہے جو موسموں کی سختی سے محفوظ رکھتا ہے۔ انسان کو سردی میں گرم اور گرمی میں ٹھنڈا رکھنے میں کام آتا ہے۔ نہ آدمی عورت کے بغیر مکمل ہے اور نہ عورت مرد کے بغیر۔ پھر عورت کے وجود سے نسل انسانی کی بقا کا انحصار ہے۔

اگر آپ انسان کی ابتدائی زندگی کا مطالعہ کریں تو مرد کی ذمہ داری یہی تھی کہ وہ خاندان کے لئے خوراک مہیا کرتا اور عورت گھر سنبھالتی۔ اس کے لئے کھانا تیار کرتی۔ اس کے تھکے ہارے جسم کے لئے تسکین اور آرام کا موجب بنتی۔ یہی سلسلہ ابھی تک چلتا چلا آ رہا ہے۔ اگر انسان کی بنیادی ضروریات اور جذبات کی تسکین پوری نہ ہوں تو پھر عبادت کی طرف بھی پورے انہماک سے توجہ نہیں دے سکتا۔ ایک بیوی ذہنی اور جسمانی تسکین۔ جذبہ محبت کی تسکین۔ نسل انسانی کی بقا یا اولاد کی تربیت۔ خاوند کے لئے گھر کی طرف سے اطمینان۔ خاوند اور اولاد کے لئے خوراک کی تیاری۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہستی کی تخلیق فرمائی ہے جو انسان کے مختلف انواع کے جذبات اور ضروریات کو پورا کرنے والی ایک ایسی انجمن ہے جس کی کوئی مثل نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دنیا سامان زینت ہے اور اس میں بہترین سامان زینت عورت ہے۔

خوشبو لگانے سے نفس کے اندر سرور اور فرحت پیدا ہوتی ہے اور طہارت پر اس سے بڑی آگاہی ہوتی ہے۔ اسی لئے ارشاد ہے کہ جو لوگ لہسن اور پیاز وغیرہ کی قسم کی بدبودار چیزیں استعمال کریں وہ عبادت گاہوں میں نہ آئیں کیونکہ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ پاکیزہ اور خوشبودار چیزیں پسند کرتے ہیں۔ جن چیزوں سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ آپ دنیا کے کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کی عبادت گاہ میں جا کر دیکھیں تو آپ یہ بات خاص طور پر نوٹ کریں گے کہ کوئی بھی عبادت گاہ ایسی نہ پائیں گے جہاں خوشبو جلانے کا انتظام نہ کیا جاتا ہو۔ جس طرح جسمانی امراض کے لئے ہسپتالوں میں جرم کش ادویات اس لئے استعمال کی جاتی ہیں کہ اسے حتی المقدور جراثیم سے پاک رکھا جائے اسیطرح عبادت کے لئے آنے والوں کے لئے عبادت گاہوں میں خوشبویات استعمال کی جاتی ہیں تا ایسا ماحول پیدا کیا جائے جو عبادت میں ممد ثابت ہو۔

مجھے ایک مستشرق کی تحریر پڑھنے کا اتفاق ہوا جس میں وہ خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ مذاہب میں سے صرف اسلام اور پیغمبروں میں سے صرف رسول اللہ ﷺ ایک پیغمبر ہیں جنہوں نے عورت کو اس کا صحیح مقام دلایا ہے۔ جہاں اسے مرد کے برابر حقوق دیئے گئے ہیں وہاں اس کی تخلیق کو انسانیت کے لئے ایک سکون بخشنے والی نعمت قرار دیا ہے جبکہ دیگر مذاہب نے اسے مرد کے لئے محض تفریح اور نسل انسانی کے دوام کے لئے ایک مشین سے زیادہ حیثیت نہیں دی بلکہ اسے مرد کی روحانی ترقی میں سد راہ سمجھتے رہے۔

دیگر مذاہب میں عورتوں سے جو سلوک روا رکھا گیا اس کی مثالیں یہ ہیں کہ عورتوں کا داخلہ عبادت گاہوں پر بند رکھا جاتا رہا۔ انہیں جادوگرنیاں سمجھ کر نذر آتش کر دیا جاتا۔ جون آف آرک (Joan of Arc) کو زندہ جلا دیئے جانا کوئی دور کی بات نہیں اور خاوند کی وفات پر عورت کو ستی کر دیا جانا تاریخ ابھی بھولی نہیں۔

غرض مادی دنیا میں دونوں چیزیں انسان کی روحانی ترقی میں اغلباً اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق میں سے سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ خوشبو اور عورت نفس کے اندر سرور اور فرحت پیدا کرتی ہیں اور انسانی طہارت کی فضا پیدا کرنے میں سب سے زیادہ کردار ادا کرتی ہیں۔ کبھی رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد پر اس نظر سے غور فرمائیں اور دیکھیں کہ انہیں دنیا کی وہی چیزیں پسند آئیں جو انسان کی روحانی ترقی میں ممد ثابت ہو سکتی ہیں۔

مبارک احمد خان۔ ربوہ

ممنونِ احسان

مئی 1994ء کی بات ہے کہ میں اپنی موٹر سائیکل پر اپنی ڈیوٹی سے چھٹی کر کے قریباً 2 بجے بعد دوپہر لالیاں کی طرف سے ربوہ آ رہا تھا۔ جب میں پاہڑیانوالی شوگر مل کراس کر کے قریباً ایک فرلانگ اور آگے آ گیا تو میری موٹر سائیکل یکدم ایسے بند ہو گئی جیسے کسی نے تالا لگا دیا ہو۔ میں نے موٹر سائیکل سے اتر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ چین گراریوں سے اتر کر پھنس گئی ہے۔ موٹر سائیکل جام ہو گئی تھی۔ یہ ایک انچ آگے نہ پیچھے حرکت نہ کر سکتی تھی اس وقت سخت دھوپ پڑ رہی تھی۔ میری موٹر سائیکل اس چلچلاتی دھوپ میں سڑک کے کنارے کھڑی تھی۔ میرے پاس اوزار نہیں تھے کہ میں چین کور اتار کر چین کو چڑھا سکوں اور چلنے کے قابل کر سکوں۔ میں بالکل اکیلا تھا اور بے بس تھا۔ خدا سے بہت دعا کی کہ اے خدا میری مدد کر۔ میں نے بہت سے ٹرک ڈرائیوروں کو اشارہ کیا مگر وہ خاموشی سے گزر جاتے۔ ایک دو ٹرک والے ٹھہر گئے مگر انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اوزار نہیں ہیں ہم آپکی مدد نہیں کر سکتے۔ دنیا میں اچھے لوگ بھی تو ہیں آخر ایک ٹرک ڈرائیور میرے اشارہ پر رک گیا۔ وہ اپنے ٹرک میں سے سامان نکال کر لایا اور چین کور (Chain Cover) کا پیچ کھولنے لگا۔ بہت محنت کرتا رہا پیچ کھولنے کے لئے مگر معلوم ہوا یہ پیچ ویلڈ کیا ہوا ہے اس نے اس ویلڈ کو توڑ دیا اور اس طرح سے چین کور کو اتارا۔ چین بھی بری طرح پھنسی ہوئی تھی۔ اس پر اسے خاصی محنت کرنا پڑی آخر چین نکل آئی اور میری موٹر سائیکل چلنے کے قابل ہو گئی۔ یہ شخص میرا بالکل واقف نہیں تھا ایک اجنبی شخص تھا۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اس نے قریباً نصف گھنٹہ اپنا ٹرک کھڑا کر کے میری امداد کی۔ میں اسکے احسان کا بے حد ممنون ہوں۔ مصیبت میں کسی کے کام آ کر ثواب حاصل کرنا چاہئے میں آج بھی اس کے لئے دعا کرتا ہوں قارئین سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس نیک انسان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ صفحہ 3

ہے جو اندر ہی اندر پھیلتی اور نیکی کو کھاتی چلی جاتی ہے اور سوسائٹی کے اعتماد کو نقصان پہنچا رہی ہوتی ہے اور بظاہر یہ حسد نیکی کے نام پر چل رہا ہوتا ہے۔

(از خطبہ 2 مئی 1986ء)

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطبہ فرمودہ 4- فروری 1972ء کو فرماتے ہیں۔

اخلاقی طاقتیں دراصل وہ فطرتی طاقتیں ہیں جو انسان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ ان کے صحیح استعمال کو اخلاقی طاقت کہتے ہیں۔ مثلاً ایک فطرتی طاقت یہ بھی ہے کہ انسان بُری چیز کو بُرا سمجھتا اور اُس کے متعلق اس کے دل میں غصہ پیدا ہوتا ہے۔ پس غصہ انسانی فطرت کی ایک طاقت ہے۔ اس لئے یہ کم و بیش ہر انسان کے اندر (سوائے ان لوگوں کے جو مفلوج ہوں) کسی نہ کسی شکل میں پائی جاتی ہے۔ لیکن انسان کو محض نفرت کرنے یا غصہ کرنے کی طاقت ہی نہیں دی گئی بلکہ نفرت اور غصے کے صحیح استعمال کی طاقت بھی دی گئی ہے۔ اور اسی کو ہم اخلاقی طاقت کہتے ہیں۔ صحیح استعمال کی یہ طاقت انسان کے علاوہ دوسری مخلوق میں نظر نہیں آتی کیونکہ انہیں اس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ مثلاً فرشتے ہیں' ان کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی۔ کیونکہ ان کا اپنا ایک ایسا دائرہ ہے جس میں ان کی فطرت خود ہی اپنے ماحول کے مطابق تھوڑی بہت لچک پیدا کر دیتی ہے۔ اور اس سے زیادہ کی انہیں ضرورت نہیں ہوتی۔ یا مثلاً خوف ہے یعنی کسی چیز سے ڈرنا یہ بھی انسانی فطرت کا ایک حصہ اور اس کی ایک طاقت ہے۔ اس کے صحیح استعمال کے لئے جو چیز ہمیں دی گئی ہے وہ اخلاقی قوت ہے مثلاً جو شخص ڈرتا ہے اور خوف کھاتا ہے اسے ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں (اس معنی میں جو (دین حق) نے اخلاقی نفرت بیان کی ہے) اور دوسرا شخص جب ڈرتا ہے وہ ہمارا محبوب بن جاتا ہے یعنی جو شخص شیطان سے ڈرتا ہے' جو شخص دنیوی معبودوں کی پرستش کرنے سے ڈرتا ہے وہ دراصل (-) عقلمند صاحب فراست اور با اخلاق ہے۔ جس کی قوتوں کی گویا صحیح نشوونما ہو چکی ہے۔ اس لئے وہ شیطان وغیرہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ان سے خوف کھاتا ہے۔ البتہ انسانوں سے نفرت کرنا (دینِ حق) نے ہمیں نہیں سکھایا۔ ان کی بداخلاقیوں سے نفرت کرنے کا حکم ہے لیکن اس خوف کو جو اس شخص کے دل میں پیدا ہوا ہم اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہی خوف ایک اور شکل میں بھی ظاہر ہوتا ہے یعنی خشیت اللہ کے رنگ میں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہم اس کی نعمتوں اور فضلوں سے محروم نہ ہو جائیں۔ ہم اس بات سے خوف کھاتے ہیں کہ اس کے پیار سے محروم نہ ہو جائیں۔ پس جو شخص اس رنگ میں خوف کا مظاہرہ کرتا ہے وہ ہماری نظر میں بڑا پیارا بن جاتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خطبہ جمعہ 14- مارچ 1997ء کو اخلاق کے مرکزی نقطہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اگر ایک انسان کی توجہ گھر کی طرف ہو اور بیوی کو خاوند سے تسکینِ قلب ملے' خاوند کو بیوی سے تسکینِ قلب ملے اور اولاد ایک نعمت کے طور پر اس کے اِرد گرد رہے تو ایسے گھر میں بدکاری نہیں پیدا ہوتی۔ آج کل کے زمانے کا علاج اس دعا (اے اللہ ہمیں متقیوں کا اِمام بنا) میں ہے جہاں بھی بدکاری بڑھتی ہے وہاں اس دعا کے منفی اثرات دکھائی دیں تو بڑھتی ہے یعنی اس دعا میں جو خوبیاں بیان فرمائی گئی ہیں ان کا جو برعکس ہے وہ اگر پایا جائے تو لازماً وہاں فحاشی' بدکاری' لغویات پھیل جائیں گی۔ پس آج کل کے زمانے میں جو گھر ٹوٹ رہے ہیں آج کل کے زمانے میں جو لذتوں کے مرکز گھروں سے نکل کر باہر جا چکے ہیں اس کی وجہ اسی دعا کے مضمون کا فقدان ہے۔

یہ تجربہ شدہ حقیقت ہے کہ جو عورتیں اپنے خاوندوں کی وفادار رہتی ہیں جو خاوند اپنی بیویوں کے وفادار رہتے ہیں' جن کے بچوں کے ساتھ ان کا تعلق پیار و محبت کا ایسا رہتا ہے کہ گھر ہی ان کی لذّتوں کا مرکز بن جائے یہ ساری قوم کے اخلاق کی حفاظت کا مرکزی نقطہ ہے۔ جہاں گھروں میں یہ تعلقات کم ہو جائیں یا مٹ جائیں وہاں تمام لذّتیں گھروں سے باہر نکل جاتی ہیں کیونکہ لذّتوں کے بغیر انسان رہ ہی نہیں سکتا۔ یہ جھوٹ ہے کہ ایسا متقی ہو کہ بالکل نفس مار کے بیٹھ جائے۔ ایسا متقی خشک مولوی بن جائے گا لیکن متقی نہیں بن سکے گا۔ تقویٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ یا طمع رکھی ہے یا خوف رکھا ہے۔ سارا (کلام الٰہی) پڑھ لیں اس کے بغیر تقویٰ کا ذکر نہیں ملے گا آپ کو۔ خوف میں بھی ایک ہیجان ہے اور موت کا مضمون خوف میں دکھائی دے نہیں سکتا کیونکہ خوف سے انسان مضطرب ہو جاتا ہے اور موت ساکت و جامد ہونے کا نام ہے اور طمع بھی انسان کو مضطرب کرتی ہے' ایک ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کو یہ پتہ ہو کہ کوئی فائدہ آپ کو کسی سے ملنے والا ہے تو جتنا وہ وقت قریب آئے گا آپ کا دل اور زیادہ ہیجان پکڑتا چلا جائے گا۔

پس تقویٰ کا تعلق خوف سے اور طمع سے ہے اور (کلام الٰہی) یہی مضمون کھولتا چلا جارہا ہے تو اس لئے یاد رکھیں کہ گھروں میں اگر انسان کی طمع ہو اور سکون وہاں آجائے اور یہ خوف رہے کہ ہماری اولادیں ضائع نہ ہو جائیں تو وہ گھ ہی ہمیشہ آپ کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا۔ یہاں سے آپ کی توجہ پھر جائے تو گھر قبرستان ہو جائے گا۔ لوگ گھروں کو لوٹتے ہیں' بڑی ہی تھکی ہوئی نگاہوں

باقی صفحہ 7 پر

"قارئین سے ایک سوال........"

محترم قارئین کے جوابات

مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ لاہور سے لکھتی ہیں۔

الفضل مورخہ 19 اگست 97ء کا اداریہ حقیقتاً نہایت فکر انگیز ہے وہ "صاحب" جو سب کچھ جانتے ہیں مگر عمل سے گریزاں ہیں اس کے پیچھے یقیناً کچھ عوامل ایسے ضرور ہونگے کہ جنکی وجہ سے وہ ان قیمتی نصائح۔ عملی نمونوں اور سمجھانے کے باوجود عمل کرنے سے گریز کا پہلو لئے ہیں۔ ورنہ عموماً گھروں میں چھوٹی موٹی باتیں تو ہوتی رہتی ہیں جو اتنی بددلی کا باعث نہیں بنتیں کہ سب کچھ جاننے والے یہ کہنے لگیں کہ میں گھر "میں سب کچھ تو دیتا ہوں اور یہ کیا چاہتی ہے"۔ حقیقتاً میاں بیوی نکاح کے معاہدے کے ساتھ ایک ہی کشتی کے سوار بن جاتے ہیں اور تمام زندگی باد مخالف کے تھپیڑوں۔ طوفانی لہروں اور کئی قسم کے ہیجانوں کے باوجود وہ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے کندھے سے کندھا ملائے قدم بہ قدم چلتے چلے جاتے ہیں مگر یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے کہ جب ذہنی ہم آہنگی ہو۔ باہمی پیار و محبت ہو۔ ارادے مضبوط ہوں۔ اور یکجان دو قالب والا معاملہ ہو۔ رجل قوام صنف نازک کی نزاکت کو مدنظر رکھے اور صنف نازک رجل قوام کی طاقت و قوت اور اسکی ذمہ داریوں کو مدنظر رکھے تو ایسے حالات پیدا نہیں ہو سکتے اور میں یہ بھی کہونگی کہ ایسے حالات عموماً اس وقت پیدا ہوتے ہیں کہ جو ان دو وجودوں کے خود پیدا کردہ نہیں ہوتے بلکہ یہ باہر سے انگشت نمائی اور نئے نئے "سبق" پڑھانے والوں اور صحیح تربیت نہ ہونے کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔

آج کے دور میں ہم اس کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ تربیت کے جو اصول نئے فیشن کی پیداوار ہیں۔ غیر قوموں کی نقالی اور خود اعتمادی کا فقدان اور اپنی اپنی جگہ اپنی بات کو حرف آخر جاننے کا اور تسلیم کروانے کا جذبہ جسے ہم ہٹ دھرمی بھی کہہ سکتے ہیں۔ دلوں سے ایک دوسرے کے احترام کا جذبہ اٹھ جانے اور مقابلہ کی روح پیدا ہو جانے سے یہ ناچاقیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور اوپر بیان کردہ وجوہات اس وقت جنم لیتی ہیں کہ جب اپنے اپنے مسلک سے دوری ہو جائے والدین اولاد سے دبک جائیں اور ایسے ایسے لاڈ پیار دیں کہ جو مستقبل کے لئے زہرہلاہل بن جائے اور پھر کفو کا خیال نہ رکھا جائے تو اس وقت یہ آزمائشیں مقدر بن جاتی ہیں۔ میں کوئی مضمون اشاعت کے لئے نہیں بھجوا رہی بلکہ الفضل کی آواز پر اپنی ناقص رائے کا معمولی سا اظہار کر رہی ہوں۔ اور یہ امید رکھتی ہوں کہ عمر رسیدہ ماہرین اس سلسلہ میں اپنے تجربات کا نچوڑ الفضل کو ایسے مسائل کے لئے راہبری کے طور پر بھجوائیں گے۔ اور سنجیدہ مزاج ذی شعور طبقہ (جسکی عمر کا کوئی بھی دور ہو) اس سلسلہ میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار ضرور کرے گا کیونکہ یہ کسی ایک جوڑے کا مسئلہ نہیں ہے اور ہمیں ویسے بھی اجتماعی سوچ رکھنے کے ضرورت ہے۔

خدا کرے کہ آپکی آواز پر اثر ثابت ہو اور قارئین توجہ دیں شائد بیشتر گھرانوں کے امن و سکون لوٹ آئیں اور دیگر کے لئے راہبری کے سامان ہو جائیں۔

OOO

مکرم نذیر احمد خادم صاحب کھچی والا ضلع بہاولنگر سے لکھتے ہیں۔

الفضل مورخہ 19 اگست 1997ء کا ایڈیٹوریل زیر عنوان "قارئین سے ایک سوال!" پڑھا جس کا لب لباب یہ ہے کہ۔

ایک صاحب جو اپنے اہل (بیوی یا بچوں) سے حسن سلوک نہیں کرتے آپ نے انہیں حدیث سنائی کہ تم میں سے بہتر وہی ہے جو اپنے اہل (بیوی بچوں) سے اچھا ہے۔ جواباً انہوں نے فرمایا ہاں میں یہ سب باتیں جانتا ہوں۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور ان کی تشریح سنائی۔ اس کا بھی انہوں نے یہی جواب دیا کہ "میں سب جانتا ہوں" مگر وہ صاحب گھر میں اپنی کشیدگی اور ناراضگی ختم کرنے پر آمادہ نہیں اور صلح کی طرف مائل نہیں ہو رہے۔ اس صورتحال پر آپ کا استفسار یہ ہے کہ:- "ساری باتیں جاننے والون کے یہ جواب سن کر کہ 'میں سب جانتا ہوں' آخر کیا کیا جائے۔ صورت حال کس طرح سدھرے؟ اصلاح کیسے ہو!!۔"

مدیر محترم! نفسیاتی مسائل ہر دور میں رہے ہیں مگر اس زمانہ میں بوجوہ کچھ زیادہ ہی عروج پر ہیں۔ معاملہ کی تہہ تک پہنچے بغیر اس کا اطمینان بخش حل شاید ممکن نہ ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے مگر میرے نزدیک اس قسم کے تنازعات میں دونوں صورتیں ممکن ہوتی ہیں یہ بھی کہ قصور دونوں کا (فریقین کا) ہو اور یہ بھی کہ قصور صرف ایک فریق کا ہو اور دوسرا بے قصور اور محض معصوم و مظلوم ہو۔ خاندان کے بزرگ یا آجکل انسب یہ ہے کہ قابل اعتماد دوست احباب میں سے سمجھدار خواتین و حضرات بنائے جھگڑا کی اصل وجہ معلوم کرکے ہر دو کو درگزر اور عفو سے کام لینے کی تلقین کریں اور صلح کروادیں۔ لیکن اگر بیوی اس معاملہ میں ہر طرح سے بے قصور ہے اور خاوند اپنی کسی پوشیدہ غرض اور مقصد کو پورا کرنے کے لئے بے جا ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہے اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

فلسطین اتھارٹی اور اسرائیل میں جزوی مفاہمت

فلسطینیوں اور اسرائیل نے ایک دوسرے کو بعض چھوٹی چھوٹی سہولیات دینی شروع کی ہیں جس سے امید پیدا ہوئی ہے کہ آخر کار یہ دونوں فریق ایک دفعہ پھر مذاکرات کی میز پر آسکیں گے۔ فلسطینی سیکورٹی کے افراد نے اسرائیلی سیکورٹی کو بعض ایسی اطلاعات مہیا کی ہیں جن کا تعلق 30 جولائی کو ہونے والے بم دھماکوں سے ہے۔ جس کے بدلہ میں نتن یاہو کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی کو اس کے واجب الادا 70 ملین ڈالر میں سے تقریباً تیسرا حصہ ادا کر دیا جائے۔ اس سے گو ماحول میں بہتری کی نشان دہی ہوتی ہے لیکن پھر بھی یہ خیال کرنا غلط ہوگا کہ اب تمام مشکلات سر کر لی گئی ہیں۔ در حقیقت اوسلو معاہدہ کے تحت یہ کل رقم فلسطین اتھارٹی کو فوراً ادا کی جانی تھی لیکن اسرائیل نے دھاندلی سے یہ روک رکھی تھی اسی طرح اگرچہ اسرائیل نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی تھی کہ فلسطینی کارکنوں کو اسرائیل میں اپنی نوکریوں پر جانے کی اجازت دے دی جائے گی لیکن اس پر بھی ابھی تک عمل نہیں کیا گیا جس سے فلسطینیوں کے دلوں میں اسرائیل کے لئے کوئی نرم گوشہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نتن یاہو خوش دلی سے مذاکرات میں کسی طرح بھی شامل نہیں ہونا چاہتے۔ اس لئے وہ ایسی شرائط عائد کر رہے ہیں جس کو پورا کرنا یاسر عرفات کے بس میں ہے ہی نہیں۔ یاسر عرفات نے تو ان مذاکرات کو شروع کرنے میں اتنی زیادہ کوششیں کی ہیں کہ ایک طرح سے انہوں نے اپنا سیاسی کیریئر ہی داؤ پر لگا دیا ہے۔ اور اس سے آگے بڑھ کر اپنے ہی لوگوں پر سختیاں شروع کرنا جس کا مطالبہ نتن یاہو کر رہے ہیں ان کے لئے اپنی سیاسی موت کے وارنٹ پر دستخط کرنے کے مترادف ہوگا۔

ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ نتن یاہو امن مذاکرات کو جاری رکھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اوسلو معاہدہ کے تحت اسرائیل کو یہودیوں کو بستیوں کا کنٹرول چھوڑنا پڑے گا۔ فلسطینی مہاجروں کو واپس لانا ہوگا۔ اس کے علاوہ فلسطینی اور اسرائیلی ریاستوں کی سرحدوں کا تعین کرنا ہے اور یروشلم کو نئی فلسطینی حکومت کو واپس کرنا ہے۔ یہ تمام متنازعہ باتیں ہیں جن کے لئے سلسلہ جنبانی مئی 1996ء میں شروع ہو جانا تھا اور 1999ء تک ان سب پر عمل کیا جانا قرار پایا تھا۔ اور یہ سب باتیں نتن یاہو کے لئے کڑوی گولی کے مترادف ہیں جن کو نگلنا ان کے لئے ناممکن ہے۔

امریکہ کی کوششوں سے یہ معاہدہ کیا گیا تھا اور اب یہ امریکہ کی ہی ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اسرائیل پر اپنا اثر استعمال کرے۔ لیکن امریکہ بھی اسرائیل کی حمایت کر رہا ہے جس سے ان مذاکرات کا انجام کیا ہو سکتا ہے یہ خدا ہی جانتا ہے۔

○○○

چیچنیا روس مذاکرات

چیچنیا کے صدر آسلان ماشکا دوف اور روس کے صدر بورس یلسن کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور بورس یلسن نے کہا ہے کہ چیچنیا کی سیاسی حیثیت کے متعلق ایک نیا معاہدہ کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا چیچنیا کے سیاست دانوں کو ایک دفعہ پھر سوچ لینا چاہئے کہ وہ چیچن ری پبلک کے سلسلے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ اسے آزادی کہہ لیجئے یا کچھ اور ہمیں چاہئے کہ دونوں مل کر ایک گروپ تشکیل دیں جو بیٹھ کر تمام معاملات کی چھان بین کرے اور مکمل غور و فکر کے بعد ایک رپورٹ تیار کرے۔

ان تمام مذاکرات سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ اگرچہ روس کو چیچنیا کے ساتھ لڑائی میں ہزیمت اٹھانی پڑی تھی لیکن بورس یلسن ابھی بھی اس علاقہ پر اپنی حکمرانی چاہتے ہیں۔

چیچنیا کے صدر مشکا دوف نے ان مذاکرات کے لئے گروزنی سے چلتے وقت کہا تھا کہ وہ روس کے صدر کے ساتھ برابری کی سطح پر بات چیت کریں گے اور چیچنیا کی مکمل آزادی کے لئے بات چیت کریں گے۔ لیکن یلسن سے ملاقات کے بعد انہوں نے کہا کہ روس اور چیچنیا کو سیاسی معاشی اور دفاعی معاملات میں مل جل کر کام کرنا ہوگا کیونکہ ہمارے معاملات ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ حالانکہ ان مذاکرات سے پہلے انہوں نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا تھا کہ وہ دو ریاستوں کے درمیان بین الریاستی معاہدہ کرنے جا رہے ہیں جس میں دونوں ریاستوں میں ایک دوسرے کے سفارتی دفاتر بھی کھولے جائیں گے۔

ان مذاکرات میں اس رقم پر بھی بات چیت ہوئی جو روس نے چیچنیا کی نو آبادکاری کے لئے دینے کا اقرار کیا تھا۔ یلسن نے اس بات کا اقرار کیا کہ چیچنیا کو وہ تمام رقوم نہیں مل رہیں جو اس کو ملنی چاہئیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت تک چیچنیا کو 138 ملین ڈالر بھجوائے جا چکے ہیں لیکن حیران کی بات یہ ہے کہ اس میں صرف 120 ملین ڈالر چیچنیا کو ملے ہیں وہ خود حیران تھے کہ باقی رقم راستے میں ہی کہاں غائب ہو گئی۔

مشکا دوف نے بتایا کہ اس وقت تک جتنی رقم چیچنیا پہنچی ہے اس کی مقدار اس رقم کے برابر ہے جو کہ روس چیچنیا کے خلاف جنگ میں ایک دن میں خرچ کر رہا تھا۔

چیچنیا روس کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ کیسپئین کے سمندر سے نکلنے والا تیل جس کی مقدار بے حد و حساب ہے اس کو روس کی بلیک سی پر واقع بندرگاہ نوورسک تک پہنچانے والی پائپ لائن چیچنیا میں سے ہو کر گزرتی ہے گویا کہ یہ ایک طرح سے روس کی شہ رگ ہے جس پر چیچنیا بیٹھا ہوا ہے۔

○○○

مصر میں اسلامی تحریک

مصری پولیس نے مینیا کے علاقے میں ایک بڑے آپریشن کے دوران تیرہ اسلامی عسکریت پسندوں کو ہلاک کر دیا اور سو سے زیادہ افراد کو گرفتار کر لیا۔ یہ اطلاع حکومت نواز اخبار "الاہرام" نے دی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پانچ سال کے عرصہ میں اتنی بڑی کارروائی کبھی نہیں کی گئی اس سے پہلے اس ماہ کے شروع میں مصری حکام نے 23 افراد کو گرفتار کیا تھا۔ مصر میں تشدد کے واقعات میں اب تک ایک ہزار سے زائد لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔

گزشتہ ماہ مصر کے بنیاد پرست عسکری گروپ جامعہ اسلامیہ نے حکومت سے مصالحت کی کوشش کی تھی اور تشدد کے خاتمے کے لئے اپیل کی تھی۔ لیکن سخت موقف رکھنے والے جہاد الفتح نے اس کو مسترد کر دیا تھا۔ گرفتار ہونے والے افراد میں وہ ملزم بھی شامل ہیں جنہوں نے اپریل میں 18 یونانی سیاحوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ دریائے نیل کے بالائی علاقہ میں ہونے والی کارروائیوں میں یہ سب سے بڑی کارروائی تھی۔

○○○

تاجکستان کی خانہ جنگی

تاجکستان میں ہونے والی بغاوت سرکاری فوج نے کچل دی ہے اور باغی فرار ہو کر پہاڑوں میں جا چھپے ہیں۔ سرکاری فوج نے بغاوت کچلنے کے لئے توپ خانہ بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک تک استعمال کئے۔ اب سرکاری فوج جنگی طیاروں کے ذریعے باغیوں کے پہاڑی ٹھکانوں پر بمباری کر رہی ہے۔

یاد رہے کہ کچھ عرصہ سے ایک کمانڈو محمود کی فوج نے بغاوت کر رکھی تھی اور اس نے دو شنبہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کا اظہار کیا تھا۔ جس سے دو شنبہ میں خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ اس عرصہ میں خانہ جنگی میں سو سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے اگرچہ اب کمانڈر محمود کا کہنا ہے کہ وہ حکومت کا تختہ الٹنا نہیں چاہتے لیکن جس طرح انہوں نے فوج کے ایک حصے کو حکومت کے خلاف استعمال کرنا چاہا اور ملکی پولیس کو بھی نشانہ بنایا اسے صرف بغاوت ہی کہا جا سکتا تھا۔ بہرحال اب دو شنبہ کو باغیوں سے بالکل پاک کر دیا گیا ہے۔ اور جو لوگ شہر چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ وہ اپنے گھروں کو واپس آ رہے ہیں۔ اس لڑائی میں مرنے والوں کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ تاہم مرنے والوں کی تعداد سو سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔

تاجکستان کی حکومت نے اپنا غلبہ ظاہر کرنے کے بعد باغیوں کے لئے عام معافی کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ ہتھیار پھینک دیں اور پر امن شہریوں کی طرح زندگی بسر کریں لیکن جو لوگ ہتھیار نہیں ڈالیں گے انہیں کچل دیا جائے گا۔

دوسری طرف باغیوں کے کمانڈر نے کہا ہے کہ وہ ہتھیار نہیں ڈالیں گے اور اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

تازہ اطلاعات کے مطابق ازبکستان نے تاجکستان سے ملحقہ سرحد بند کر دی ہے تاکہ باغی تاجکستان سے بھاگ کر کہیں ان کے ملک میں نہ آ جائیں۔ اسی طرح افغانستان میں طالبان کی حکومت نے بھی اپنے فوجیوں کو چوکس کر دیا ہے۔ تاکہ تاجکستان کے باغی کہیں افغانستان میں نہ آ جائیں۔

○○○

ترکی میں اسلام پسند پارٹی رفاہ پر پابندی ی کوشش

ترکی کی اسلام پسند رفاہ پارٹی کے خلاف ملک کی سب سے بڑی عدالت میں ایک مقدمہ جاری ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ اس پارٹی کو غیر قانونی قرار دیا جائے کیونکہ اس نے ملک کے دستور کی خلاف ورزی کی ہے۔ جبکہ رفاہ پارٹی کا کہنا ہے کہ آج تک ہماری پارٹی نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا اور کوئی ایسی بات نہیں کہی جو دستور کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہو۔ یہ بات پارٹی کے اس جواب دعویٰ میں کہی گئی ہے جو کہ کافی لمبا ہے اور اپنے دفاع میں عدالت میں پیش کیا ہے۔ رفاہ پارٹی نے اس جواب دعویٰ کو شائع کر دیا ہے اور انٹرنیٹ پر بھی دے دیا ہے۔ رفاہ پارٹی ملک کی سب سے بڑی پارٹی ہے اور اس کو خطرہ لاحق ہے کہ دستوری عدالت اس کو اس بنا پر غیر قانونی نہ قرار دے دے کہ وہ ملکی دستور کے لئے ایک خطرہ ہے اور 74 سالہ سیکولر روایات کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ رفاہ پارٹی کے لیڈر اربکان نے قدامت پسند پارٹی کے ساتھ مل کر ایک سال تک ترکی پر حکومت کی ہے حتیٰ کہ اس کو حکومت سے انتظامیہ اور فوج کے پریشر کی وجہ سے استعفیٰ دینا پڑا۔ اس کے بعد مسعود یلماز نے حکومت بنائی جو ملٹری کی طرف سے دی گئی اصلاحات کو اپنانے پر مجبور ہے۔ ان اصلاحات میں اسلام پسندی کی تحریک کو لگام دینے کی شق بھی شامل ہے اور جس کا پہلا مظاہرہ دینی مدرسوں کی بندش کی صورت میں ظاہر ہو چکا ہے۔ جس سے ترکی کے بچے مڈل تک تعلیم صرف سیکولر سکولوں میں حاصل کر سکیں گے۔

رفاہ پارٹی کا کہنا ہے کہ ماڈرن جمہوریت میں کوئی پارٹی اگر دہشت گردی اور تشدد میں ملوث نہ پائی جائے تو اس کو کسی صورت میں ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ رفاہ پارٹی والے مغربی انسانی حقوق گروپس اور بین الاقوامی حقوق کے معاہدوں کو اپنے حق میں بطور دلیل پیش کر رہے ہیں۔

اس کیس کا فیصلہ اگلے ہفتے تک متوقع ہے۔ اس عرصہ میں عدالت پیش کئے جانے والے مواد کا جائزہ لے گی اور ہو سکتا ہے کہ گواہان کے بیانات کو بھی سنا جائے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

کے ساتھ اور بوجھل دلوں کے ساتھ کہ اچھا یہ رات کاٹنی ہے کاٹو' صبح پھر باہر جائیں گے۔ اور بچے سکولوں سے آکر گھروں میں کتابیں پھینکتے ہیں کچھ پڑھنا ہے پڑھیں گے اور توجہ یہ ہو کہ بعد میں فلاں ٹولی کے ساتھ باہر نکلیں گے' فلاں کے ساتھ وہاں کھیلوں میں جائیں گے۔ بہرحال اکثر آج کل کی سوسائٹی میں گھر محبتوں کے مرکز نہیں رہے اور جس حد تک یہ گھر محبتوں میں مرگئے ہیں اسی حد تک زندگیاں باہر جاچکی ہیں اور زندگی کی تلاش میں انسان کو باہر نکلنا پڑتا ہے۔ پھر کچھ لوگ ہیں جن کی زندگیاں محض لغویات سے وابستہ ہیں مگر گناہوں سے نہیں۔ تبھی (کلام الٰہی) نے لغویات اور گناہوں میں فرق کر کے دکھایا ہے پہلے فرمایا کہ وہ زنا نہیں کرتے' بدکاریوں میں مبتلا نہیں ہوتے' پاک دامن رہتے ہیں اور پھر اس سے اگلا قدم یہ فرمایا کہ لغو سے بھی پرہیز کرتے ہیں تو یہ ایک سلسلہ ہے۔ ایک قدم ایک طرف اٹھتا ہے تو پھر آگے دوسری طرف اٹھتا ہے اور واپسی بھی اسی طرح شروع ہوتی ہے۔ پس اگر گناہوں سے توبہ کرنی ہو اور سخت محسوس ہو تو کچھ دوسری دلچسپیاں بڑھانی ہوں گی جو لغو کی گندی قسمیں نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ بعض صورتوں میں خود بھی آگے بڑھاتا ہے مثلاً صحت مند کھیلیں ہیں۔ ایک پہلو سے وہ لغو ہیں مگر ایک اور پہلو کے ساتھ وہ صحت مند ہیں' فائدہ مند ہیں اور (کلام الٰہی) نے ان کی طرف توجہ دلائی ہے مختلف پہلوؤں سے۔ تو کھیلوں میں دلچسپی بچوں کی پیدا ہو جائے تو وہ بھی باہر جائیں گے مگر وہ اس قسم کے بچے نہیں ہیں جو گندے تعلقات کی وجہ سے باہر نکلتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 5

جانتے ہوئے بھی نہیں جاننا چاہتا اور سمجھتے ہوئے بھی سمجھنا نہیں چاہتا یا اس نے انا کا مسئلہ بنالیا ہے اور تکبر اور انانیت کا بت صلح و آشتی اور پیار و محبت کی فضا پیدا کرنے میں روک بن گیا ہے تو ان صاحب کو محبت و ہمدردی سے مزید سمجھانے کی ضرورت ہے مگر ایسے حالات میں ہر کسی کی نصیحت یا سمجھانا بجھانا کام نہیں دیا کرتا بلکہ انہیں سمجھانے کے لئے کسی باعمل متقی انسان جس سے وہ خود بھی متاثر ہوں اور جن کی قدر ان کے دل میں پائی جاتی ہو سے درخواست کی جائے کہ وہ علیحدگی میں انہیں سمجھائیں۔ مدیر محترم! یہ تدابیر دراصل سنگ دل اور متکبر انسان پر رحم کرنے کی غرض سے ہیں ورنہ "میں نہ مانوں" کا کوئی علاج نہیں ہوا کرتا ہاں "چارا نہیں کوئی دعا کے سوا" دعا کرنی چاہئے کہ مقلب القلوب اور مسبب الاسباب خدا فضل کرے ایسے لوگوں کے دل میں نرمی پیدا کرے اور اصلاح احوال کے سامان فرمائے کہ اس رب الوریٰ کو سب زور و قدرت حاصل ہے۔ ایسے حالات میں بیوی کو استغفار اور دعاؤں پر زور دینے کے ساتھ ساتھ اپنی طرف سے خاوند سے مسلسل احترام اور خدمت کا پورا پورا حق ادا کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتے رہنا چاہئے اور ایسے اقدام کرنے چاہئیں کہ خوئے بد کو کوئی خواہ مخواہ کا بہانہ ہاتھ نہ آجائے لیکن اگر اس شخص کی ایسی ہی پھوٹی قسمت ہے کہ اس نے ایک کمزور ہستی پر رحم اور ترس کھاتے ہوئے اس خدا کو راضی نہیں کرنا جو سب کا خالق ہے اور جسے اپنی مخلوق اس سے بے حد و بے حساب گنا زیادہ پیاری ہے جتنی ماں باپ کو اولاد پیاری ہے اور جو کمزوروں کا جب خود سہارا اور یار و مددگار بنتا ہے تو بڑے بڑے متکبروں کے سر توڑ دیا کرتا ہے۔ انسان کو آخر یہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ ہماری بھی تو بیٹیاں یا بہنیں کسی اور کے ماتحت ہیں کسی کے رحم و کرم پر ہیں اگر وہ بھی ان کو تنگ کریں کھانے پینے کو تو سب کچھ دیں سونے کا نوالہ دیں مگر ذہنی اذیت پہنچاتے رہیں۔ تیوری چڑھائے رکھیں۔ کشیدگی اور مایوسی کا ماحول بنائے رہیں اور حسن سلوک سے پیش نہ آئیں تو ہماری بچیوں ہماری بیٹیوں یا بہنوں کا کیا حال ہو گا اور ان کی اس تلخ زندگی سے ہماری راتوں کی نیندیں کیونکر حرام نہ ہوں گی اور دن کا چین کس طرح غارت نہ ہو گا۔

مدیر محترم! مرد اگر مرد ہے اگر مردانگی کا اعلیٰ وصف اور جوہر اس میں موجود ہے تو وہ ایک کمزور ہستی' عورت ایسی کمزور اور نازک ہستی پر یوں رعب و داب بٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ آجکل یہ بڑی ستم ظریفی ہے کہ لوگ گھر سے باہر اپنی نام نہاد خوش خلقی کا بھرم قائم رکھتے ہیں اور گھر میں انتہائی بد اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ دوست احباب سے خوش رہتے ہیں اور گھر والوں کے لئے وبال جان بنے رہتے ہیں۔ جو واقعی مظلوم و مقہور ستم رسیدہ بیبیاں ہیں ان کو صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے اور اکثر خاموشی اختیار کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھی بن کر دکھا دیا کرتا ہے "جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے"۔ ضدی اور ہٹ دھرمی سے کام لینے والوں اور مجبوروں کے دلوں پر آرے چلانے والوں کو آہ مظلوماں سے ڈرنا چاہئے جس کے اور خدا کے عرش کے درمیان کوئی روک نہیں ہوتی۔

OOO

مکرم عبدالسلام ظفر صاحب چک چٹھہ ضلع حافظ آباد سے لکھتے ہیں۔

مورخہ 19 اگست 97ء کا اداریہ قارئین سے ایک سوال! کے عنوان سے پڑھا ہے۔

اس میں عورت کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں بڑی تاکید ہے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد کی بھی مثال دی گئی ہے۔

کہ "مرجا بیوی دی گل بڑی منداا ے"۔

آخر میں یہ لکھا ہے کہ یہ وہ باتیں ہیں جنکی بھوکی ہر عورت ہوتی ہے۔ اور رسالہ انصار اللہ جولائی 97ء میں بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حوالے سے عورت کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی تاکید ہے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے روزانہ الفضل پڑھتا ہوں۔ اور انصار اللہ بھی آتا ہے۔

میرا مضمون نگار سے یہ سوال ہے کہ ذرا عورتوں کے رویے پر بھی مضمون لکھیں کہ خاوند کے بھی عورت کے ذمہ کچھ حقوق ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

O محترمہ امتہ الحئی صاحبہ شمس اہلیہ مکرم خالد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو کچھ دنوں سے ریڈھ کی ہڈی ٹیڑھی ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

O مکرم منصور احمد صاحب آف کھنوالی ضلع گجرات دمہ اور بعض دوسری بیماریوں کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں اور فضل عمر ہسپتال سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

O عبد اللطیف پریمی صاحب کی نواسی عزیزہ بارعہ نعیم نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سوا چار سال کی عمر میں کلام پاک کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ عزیزہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزہ مکرم نعیم احمد و فوزیہ نعیم نیویارک کی بیٹی اور مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ کی پوتی ہے۔ بچی کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

O مکرم محمد اسد اللہ صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع نوشہرو فیروز کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور کوئی دوائی بھی فائدہ نہیں دے رہی جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب سے انکی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

O مکرم سعید احمد وفا صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی والدہ صاحبہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ اسی طرح خود بھی سعید صاحب بیمار رہتے ہیں انکی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

O محترمہ حنیفہ بی بی اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ شفا عطا فرمائے

دعائے نعم البدل

O عزیز مظفر احمد ناصر ابن ناصر احمد آف یابووالہ جھنگ صدر بعمر آٹھ ماہ مورخہ 8- اگست 1997ء کو لاہور کے ایک مقامی ہسپتال میں انتقال کر گیا عزیز مکرم حکیم عبدالکریم صاحب آف جھنگ صدر (اسیر راہ مولیٰ) کا پڑنواسہ تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

مجلس نابینا ربوہ کی گولڈن جوبلی تقریبات میں شرکت

O گولڈن جوبلی تقریبات میں مجلس نابینا ربوہ کے ممبران نے بھی شرکت کی اور دوڑ میں حصہ لیا جس میں اول' دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

جس کے بعد بلائنڈ سیکشن خلافت لائبریری میں مجلس نابینا کا ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مجلس نابینا کے نائب صدر اول مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب نے تحریک قیام پاکستان پر تقریر کی اور اس حوالے سے ممبران کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد تمام ممبران کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

گولڈن جوبلی کے موقع پر واقفین نو بچوں کا پروگرام

O پاکستان کی پچاس سالہ گولڈن جوبلی کے حوالہ سے یوم آزادی کے موقع پر دارالرحمت شرقی (ب) اور ناصر آباد شرقی (ب) کے واقفین نو بچوں کا ایک علمی اور ورزشی پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں 60 بچوں' 35 ماؤں اور دیگر 20 افراد نے شرکت کی۔

صبح سوا آٹھ بجے تقریب کا آغاز مکرم عبدالحلیم احمد صاحب (استاذ الجامعہ) کی زیر صدارت تلاوت کلام الٰہی سے ہوا۔ جو عزیز ہمایوں احمد نے کی عزیزم علی احمد طاہر نے نظم پیش کی بعد ازاں قومی نغمات کے مقابلے ہوئے۔ جس میں دارالرحمت شرقی (ب) کی بچیوں عزیزہ سحر صدیق اور عزیزہ اسماء کنول نے اول پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ مقابلہ ذہانت' مقابلہ صفائی ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں باڑی۔ دوڑ اور میوزیکل چیئر کے مقابلہ جات بڑے دلچسپ تھے۔ آخر میں مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ تقریب کے تمام شرکاء بچوں اور بڑوں میں مٹھائی کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ نیز مہمانوں کی مشروبات سے تواضع بھی کی گئی۔ دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔

اس پروگرام کی تیاری اور اسکو کامیاب بنانے میں مکرم عبدالرشید تبسم صاحب سیکرٹری وقف نو دارالرحمت شرقی (ب) نے بھرپور کام کیا۔ علاوہ ازیں مکرمہ لبنیٰ احمد صاحبہ اور مکرمہ نصرت ربی صاحبہ نے بھی اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا۔ وکالت ان سب کی بیحد مشکور ہے۔

(وکالت وقف نو)

خبریں

ربوہ: 23 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے از خود نوٹس کے تحت پنجاب میں دہشت گردی کے بارے میں ابتدائی کارروائی مکمل کرکے فل بنچ کی تشکیل کا حکم دے دیا ہے۔ فل بنچ تین یا زیادہ ججوں پر مشتمل ہونا چاہئے۔ چیف جسٹس نے کہا ہے کہ اعظم طارق اور غلام رضا نقوی نے چوہنگ سب جیل کے بارے میں شکایات کی ہیں اور اسے ٹارچر سیل کہا ہے۔ لہٰذا انہیں کسی باقاعدہ جیل میں منتقل کیا جائے۔ فرقہ وارانہ کشیدگی کے بارے میں کافی ریکارڈ مل چکا ہے فریقین کی بھی خواہش ہے کہ قتل عام کا سلسلہ بند ہو اور اس کا کوئی حل نکلے۔ اب تک 22 گواہوں کے بیان قلمبند کئے ہیں۔ کتابیں 'لٹریچر اور آڈیو' ویڈیو کیسٹ بھی ریکارڈ پر آئے ہیں۔ مذہبی تنظیموں نے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ہے۔

○ پنجاب میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ عدالتیں ہر ڈویژن ہیڈ کوارٹر میں قائم کی گئی ہیں۔ لاہور میں قائم خصوصی عدالت نے سیشن کورٹ بم دھماکہ کیس کی سماعت کی۔ جس میں مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی سمیت 22۔ افراد جاں بحق اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی ہو گئے تھے۔ سماعت 25۔ اگست تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ دوسری عدالتوں کو بھی جلد مقدمات منتقل کر دیئے جائیں گے۔

○ حکومت نے جعلی شناختی کارڈ پر فوری گرفتاری کی ہدایت کی ہے۔ ہر شہری متعلقہ تھانے کو اپنے کوائف سے آگاہ کرنے کا پابند ہو گا۔ گھریلو ملازموں کے کوائف تھانوں کو دیئے جائیں گے۔ گھر خریدنے یا کرایہ پر دینے کی صورت میں بھی کوائف تھانوں کو دینا پڑیں گے۔ فرقہ وارانہ لٹریچر پر پابندی ہو گی۔ تھانہ انچارج بلاوجہ ایک سال سے پہلے تبدیل نہیں ہو گا۔ تھانے میں ہر شخص کی شکایت درج کرنے اور مقررہ وقت میں اس پر ایف آئی آر درج کرنے یا اسے خارج کرنے کے پابند ہوں گے۔ ایف آئی آر کے اندراج سے پہلے گرفتاری نہیں ہو گی۔ ہر تھانے کی حدود میں امن کمیٹیاں بنیں گی۔ امن کمیٹی کا اجلاس ہر پندرہ روز بعد ہو گا۔ بلا لائسنس ڈرائیونگ پر پابندی ہو گی۔ پولیس والوں کی ڈیوٹی کا وقت تعین کیا جائے گا۔ دہشت گردوں کی نشاندہی پر عوام کو انعامات ملیں گے۔ خود ساختہ چوکیدارہ نظام ختم کر دیا جائے گا۔ پولیس کی تصدیق لازمی ہو گی۔

○ ملک بھر میں شدید بارشوں سے کئی بستیاں ڈوب گئیں اور سینکڑوں مکانات گر گئے ہیں 5۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ نالہ لئی اور ڈیک میں طغیانی سے سینکڑوں دیہات زیر آب آ گئے ہیں' فصلوں کو زبردست نقصان پہنچا۔ آزاد' کشمیر' سرحد اور شمالی علاقوں کا ملک کے دوسرے حصوں سے فضائی رابطہ کٹ گیا۔ ربوہ اور اس کے نواحی علاقوں میں جمعہ سے قبل موسلادھار بارش ہوئی۔ اور ہفتہ کے روز بھی آسمان ابر آلود ہے۔ بارش لاہور' گوجرانوالہ' راولپنڈی' اور سرگودھا ڈویژن میں سارا دن بارش ہوتی رہی۔ مزید چند روز تک بارش جاری رہنے کا امکان ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عشر اور زکوۃ کی موجودگی میں زرعی ٹیکس غیر شرعی ہے۔ انقلاب جلد آئے گا۔ قومی حکومت ضروری ہے۔ بھاری مینڈیٹ عوام کے لئے مشکلات کا سیلاب لایا ہے۔ ہم نے بزور قوت سندھ کی تقسیم کا منصوبہ ناکام بنا دیا تھا۔ ماضی میں آصف کے پاس اربوں کے سونے کا الزام لگانے والے بتائیں وہ سونا کہاں ہے؟

○ طالبان مخالف اتحاد کی طرف سے سات دن قبل بنائی گئی نئی حکومت کے وزیراعظم جنرل عبدالرحیم غفور زئی سمیت طیارے کے حادثہ میں 15۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ جنرل غفور زئی کی موت سے افغان' جنگ کا پانسہ طالبان کے حق میں پلٹ گیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کی گرفتاری اور لنڈی کوتل میں جلسہ روکنے پر جماعت اسلامی نے ملک بھر میں یوم احتجاج منایا اور بارش کے باوجود مظاہرے کئے۔ لاہور میں مسجد شہداء کے باہر بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ فیصل آباد' سرگودھا' گوجرانوالہ' سیالکوٹ' جہلم' جھنگ اور دیگر شہروں میں بھی احتجاج کیا گیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومتی پابندیوں کو قبول نہیں کرتا۔ لنڈی کوتل میں جلد جلسہ کروں گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے فیصل آباد کے سرکٹ ہاؤس میں قومی و صوبائی اسمبلی کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پنجاب میں سرکاری محکموں میں نااہل اور کام چور افسروں کی گنجائش نہیں ہے۔ ایسے افسروں کا محض تبادلہ نہیں ہو گا بلکہ ان کے خلاف کارروائی بھی ہو گی۔ پولیس افسر بھرتی کرنے کے لئے ہائی کورٹ کے جج کی نگرانی میں بورڈ بنے گا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اچانک الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور کھرڑیانوالہ رورل ہیلتھ سنٹر کا دورہ کیا۔ سنٹر کے انچارج کو معطل کر دیا۔ وزیر اعلیٰ نے الائیڈ ہسپتال کی افسوسناک صورت حالت کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔

○ چیف جسٹس کی رہائش گاہ پر فائرنگ کے سلسلے میں ایک مشتبہ شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ سینٹ میں قائد حزب اختلاف بیرسٹر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ ملک کی سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم پولیس ہے جب تک اس دہشت گرد تنظیم کو درست نہیں کیا جاتا ملک سے دہشت گردی کا خاتمہ نہیں ہو گا۔

○ بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال کی سری نگر آمد پر مقبوضہ کشمیر میں مظاہرے ہوئے اور مکمل ہڑتال کی گئی۔ شہری زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ کاروباری مراکز بند رہے۔

○ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستانی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ قیدیوں کو شفٹوں میں سونا پڑتا ہے۔ پنجاب میں 17 ہزار گنجائش والی جیلوں یں 51 ہزار قیدی بند ہیں۔ جبری مشقت لی جاتی ہے۔

○ جیلوں میں قید دو تہائی قیدیوں کے مقدمات ابھی زیر سماعت ہیں۔ حکومت کے پاس فنڈز کی کمی ہے۔

○ مینار پاکستان لاہور کے سامنے موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے ایک شیر فروش ہلاک ہو گیا۔ ملزمان ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔

○ پاکستان ریلوے نے لاہور سے بھارت کے لئے ہفتہ میں 4 ٹرینیں چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ لاہور سے براستہ واہگہ بھارت کے لئے ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے روز دو ٹرینیں چلائی جاتی تھیں اب دو کی بجائے 4 ٹرینیں چلیں گی۔

○ کراچی میں دہشت گرد دو افراد کو قتل کرکے بوری بند نعشیں پھینک کر فرار ہو گئے نعشوں پر گولیوں اور تشدد کے نشانات تھے۔

○ گوجرانوالہ شہر میں نامعلوم دہشت گردوں نے نماز فجر کے وقت فائرنگ کرکے ایک فیکٹری کے چوکیدار کو قتل کر دیا۔ اور ایک دوسری واردات میں تھانہ باغبانپورہ گوجرانوالہ کے علاقہ میں ایک نوجوان کو قتل کر دیا گیا ہے۔ پولیس 5 گھنٹے بعد پہنچی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ 15 لاکھ افغان مہاجر پاکستان کے لئے خطرہ بن گئے ہیں۔

○ چین میں سمندری طوفان سے 241 افراد ہلاک اور 3000 زخمی ہو گئے ہیں۔ مشرقی چین میں طوفان سے ایک لاکھ سے زائد مکان گر گئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف 7 فیصد ووٹ لے کر ملک کی تقدیر سے کھیل رہے ہیں۔ خصوصی عدالتیں سیاسی مخالفین کو کچلنے کے لئے استعمال ہوں گی۔

○ پروفیسر ڈاکٹر اعجاز الحسن کو پیپلز پارٹی پنجاب کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ تشدد کے مقدمات کی سماعت سپریم کورٹ کا بنچ کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
• نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور • ٹرپل جارجٹ کے بستے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

سرکن اور اپھارہ کے علاوہ جانوروں کی دیگر امراض مثلاً منہ کھر، گل گھوٹو، زہرباد، تھنوں کی سوزش، ناڑ، گلٹی، اخراج رحم (ادانس نکالنا)، بانجھ پن، دودھ کی کمی، بندش اور واہ وغیرہ کیلئے مفید و موثر "کیوریٹو" ادویات اپنے شہر کے سٹور سے طلب فرمائیں۔ معلومات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ -/5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔
ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز کیلئے معقول کمشن
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: آفس: 771 سیلز آفس: 211283 فیکس: 212299

اکسیر موٹاپا -/40
ہمدردِ نسواں (حب اٹھرا) -/25
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) -/200
زوجام عشق -/900
اکسیر لیکوریا کیپسول -/40
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے -/25
سفوف اکسیر شوگر -/35
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659